(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

ایک اہم فریضہ

دعوت الی اللہ

ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک اہم فریضہ دعوت الی اللہ

''ہر طبقہ میں احمدیت یعنی (۔۔۔) کا پیغام پہنچنا چاہئیے ۔آج (دین حق) پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور بد قسمتی سے مسلمان کہلانے والوں کی غلطیوں کی وجہ سے ہی ہو رہے ہیں۔ آج اگر (دین حق) کی خوبصورت تصویر کو کوئی پیش کرسکتا ہے تو وہ احمدی ہیں۔ آج اگر ہم نے بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا، نہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں فرمانبرداروں میں شمار نہیں ہو سکتے''

(خطبہ جمعہ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱۔اکتوبر تا ۲۷۔اکتوبر ۲۰۰۵ء)

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ ۲۰۰۵ء کے لئے پیغام میں تحریر فرمایا:۔

''جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو دعوت الی اللہ کے میدان میں بہت محنت اور جانفشانی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی (دعوت الی اللہ) کی طرف توجہ دے اور (۔۔۔) احمدیت کے پیغام کو آسٹریلیا کے باشندوں تک پہنچانے کی بھر پور کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں (دعوت الی اللہ) کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے اور اسے ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ O وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (المائدہ:۶۸) اللہ تعالیٰ کا وہ نور جس سے آپ کا اپنا دل منور ہوا ہے وہ دوسرے لوگوں تک پہنچاؤ۔ آسٹریلیا میں جماعت بڑی دیر سے قائم ہے اور احمدیوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا۔ مقامی باشندے تو بالکل ہی تھوڑے ہیں اس لئے اس جلسہ کے موقع پر میرا آپ کے لئے یہ پیغام ہے کہ آپ میں سے ہر احمدی دیوانہ وار (دعوت الی اللہ) میں مشغول ہو جائے۔

یہ ایک بڑی بھاری ذمہ داری ہے جو ہر احمدی پر عائد ہوتی ہے اور ایک زبردست

امانت ہے جو آپ کے سپرد کی گئی ہے جب تک آپ اس ہدایت کو ہر آدمی تک نہیں پہنچا لیتے اس وقت تک خدا تعالیٰ کے حضور کبھی سرخرو نہیں ہو سکتے‘‘

(الفضل انٹرنیشنل ۷ تا ۱۳۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء)

’’ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کرے۔ ہر آدمی کو دعوت الی اللہ میں Involve کریں ہر کوئی اپنے ماحول میں دعوت الی اللہ کرے مربیان کو چاہیئے کہ دعوت الی اللہ کے لئے صف اوّل اور صف دوم کے انصار میں سے اور خدام سے مستعد لوگوں کا انتخاب کر کے ٹیمیں بنائیں۔ ان کی تربیت کریں۔ ان کو ٹریننگ دیں اور دعوت الی اللہ کے لئے مختلف علاقوں میں بھجیں‘‘

’’دعوت الی اللہ کے لئے ذاتی رابطہ بہت ضروری ہے۔ اجتماعی پروگرام بھی ہو سکتے ہیں لیکن ذاتی رابطہ بہت مفید ہے۔ مختلف گروپس ہیں اور مذاہب کے لوگ آباد ہیں ان سے رابطہ کریں اور نرمی سے، حکمت سے بات کریں۔ انہیں بتائیں کہ ہم احمدی کیوں ہیں۔ احمدیت کیا ہے، حضرت اقدس مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے، احمدیت قبول کرنے کے بعد ہم میں کیا تبدیلی آئی ہے۔‘‘

(نیشنل مجلس عاملہ فجی کو ہدایات ۳ مئی ۲۰۰۶ء۔ الفضل ۲۲ مئی ۲۰۰۶ء)

’’احمدیت تو انشاء اللہ پھیلے گی۔ نئے آئیں گے اور مضبوط ہو جائیں گے۔ آپ لوگ اپنی نسلوں کی تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ضائع ہو جائیں گے اس لئے ہوش کریں۔ اب باتیں چھوڑیں اور کام کرنے کی سکیم بنائیں۔ اور Active ہو کر کام کریں۔۔۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد یہ کام کیا ہے کہ ہم پیغام پہنچائیں کوشش کرنا ہمارا کام ہے باقی نتیجہ

پیدا کرنا خدا کا کام ہے آپ کی کوشش میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہئیے''

(دورہ نیوزی لینڈ الفضل یکم جون ۲۰۰۴ء ص ۳)

''اسی طرح عیسائیوں اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی (۔۔) احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ایک درد کے ساتھ ان کے لئے دعائیں کریں۔ان کو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بنائیں۔دنیا میں تیزی سے تباہی آرہی ہے اور بڑی تیزی سے تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے۔اس کی نزاکت کے پیش نظر ہمیں اس طرف بہت توجہ دینی چاہئیے۔تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بہترین ٹھہر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

کسی شخص کے ذریعے کسی دوسرے شخص کے ہدایت پا جانے پر آنحضرت ﷺ نے کس قدر خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔اس کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے۔حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا، تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔''

(مسلم کتاب الفضائل۔باب فضائل علی بن ابی طالب)

(خطبہ جمعہ ۴ جون ۲۰۰۴ء الفضل ۱۳۔اگست ۲۰۰۴ء)

''آج ہم سے جو مطالبہ کیا جارہا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنے مالوں کو بھی دین کی راہ میں خرچ کرو، اور اپنے وقت کو بھی دین کی راہ میں خرچ کرو۔آج ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود نے (۔) کی حسین تعلیم کے وہ بے بہا خزانے دے دیئے ہیں جن کی مدد سے ہم دلائل کے ذریعہ سے دشمن کا منہ بند کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ان دلائل کے سامنے آج نہ کوئی عیسائی ٹھہر سکتا ہے نہ یہودی، نہ ہندو اور نہ کوئی اور۔۔''

(خطبہ جمعہ ۴ جون ۲۰۰۴ء الفضل ۱۳۔اگست ۲۰۰۴ء)

ذیلی تنظیمیں اور دعوت الی اللہ

''آج اگر (دینِ حق) کی اس خوبصورت تصویر کو کوئی پیش کر سکتا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج اگر ہم نے بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا، نہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں فرمانبرداروں میں شمار نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، جماعتی طور پر بھی اور ذیلی تنظیمیں اپنے طور پر بھی، خدام اپنے طور پر، انصار اپنے طور پر، لجنہ اپنے طور پر حالات کے مطابق اپنے (دعوت الی اللہ) کے پروگرام بنائیں''

(خطبہ جمعہ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱ تا ۲۷۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء)

''اس کام میں صرف طلباء کو ہی نہیں بلکہ ہر عمر کے خدام کو Involve کریں اور پھر رپورٹ لیا کریں کہ وہ کس کس کو دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ کس کس قوم کے لوگوں سے رابطے ہیں۔ کیا سوالات ہیں جوان کے ذہنوں میں اٹھتے ہیں؟ ابھی گفتگو شروع ہوئی ہے یا آگے بھی بڑھی ہے؟ یہ بھی سکیم بنائیں کہ آپ کو کیسا لٹریچر چاہئیے۔ فرمایا مہتمم دعوت الی اللہ اور ہر ریجن کے قائد اس طرح جائزہ لیا کریں۔ فرمایا آجکل ایک افغانی کے عیسائی ہونے پر مرتد کی سزا پر بحث ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب بھی ہے شاید اس کا جرمن ترجمہ بھی ہو گیا ہو۔ تو حالات کے مطابق لٹریچر تیار کریں اور اسے تقسیم کریں۔ فرمایا آپ اپنی رپورٹس سے جماعت کو بھی بہت سا Feedback مہیا کر سکتے ہیں کہ دعوت الی اللہ کی کیا کیا ضروریات ہیں اور یہی کام لجنہ اور انصار بھی کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے مہتمم دعوت الی اللہ کو فرمایا کہ اپنی یونیورسٹیوں میں سیمینار کروائیں جس میں آپ اپنی جماعت کا تعارف کروائیں اور باقی اپنے مذاہب کا۔''

(۱۱ جون ۲۰۰۶ء مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی سے خطاب الفضل ۲۹ جون ۲۰۰۶ء)

''دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دیں۔ پڑھی لکھی لجنات جنہیں زبان آتی ہے انہیں Involve کریں اور مختلف قومیتوں کے جو لوگ یہاں آباد ہیں مثلاً عرب، ترک ، بوزنین، بلغیرین وغیرہ ان تک پیغام پہنچائیں۔ یونیورسٹی کی احمدی طالبات سے کہیں کہ اگر انہیں ان کی زبانیں نہیں آتیں تو ان زبانوں میں لٹریچر حاصل کریں۔فرمایا انٹرنیٹ پر اگر رابطے کرنے ہوں تو عورتوں کا دعوت الی اللہ کا رابطہ عورتوں سے ہونا چاہئیے''

(خطبہ جمعہ ۹ جون ۲۰۰۶ء الفضل ۲۶ جون ۲۰۰۶ء)

داعیان الی اللہ کے اوصاف

''تو ہر داعی الی اللہ کو، ہر (۔) کرنے والے کو، ہر واقف زندگی کو، ہر عہدیدار کو اور کیونکہ دنیا کی نظر ایک جماعت کی حیثیت سے جماعت کے ہر فرد پر ہے۔اس لئے ہر احمدی کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا ایک نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہئیے تا کہ اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی ہماری مدد فرمائے اور ہماری زندگیوں میں بھی اس کے فضل کے آثار ظاہر ہوں۔ جب یہ عملی نمونے ہم دکھانے شروع کر دیں گے اور دکھانے کے قابل ہو جائیں گے اور ہر شخص خواہ وہ کسی عمر کا ہو اور کسی پیشے سے تعلق رکھتا ہو، اپنے ماحول میں اس پاک تبدیلی کے ساتھ (۔) میں جت جائے گا تو تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔اور احمدیت کے جھنڈے کو جلد از جلد دنیا میں گاڑ سکتے ہیں''

(خطبہ جمعہ ۴ جون ۲۰۰۴ء الفضل ۳۱۔اگست ۲۰۰۴ء)

''لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دعوت الی اللہ کرو وہاں یہ بھی شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا نیک اعمال بجالانے والا ہو۔اور وہی

داعی الی اللہ فرمانبرداروں میں سے ہے جو نیک عمل بھی کر رہا ہے۔ یہ نہیں کہ دوسروں کو (۔)
ہو اور خود نمازوں کی بھی کوئی پابندی نہ ہو، لوگوں کے حق ادا کرنے والے نہ ہوں، عزیزوں
رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آنے والے نہ ہوں۔ کیونکہ برکت بھی اسی داعی الی
اللہ کے کام میں پڑے گی جس کے عمل بھی ایسے ہوں گے کہ جو دینی تعلیم سے مطابقت رکھتے
ہوں گے''

(خطبہ جمعہ ۸۔اکتوبر ۲۰۰۴ء الفضل ۲۱ دسمبر ۲۰۰۴ء)

''بہرحال دعوت الی اللہ کے لئے عمل صالح بہت ضروری ہے اور جب اپنے
اعمال نیک ہوں گے تو آپ دوسروں کو کہنے میں بھی حق بجانب ہوں گے۔ ورنہ تو اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ کہتے کچھ ہو اور کرتے کچھ ہو۔ اس طرح تو تم گناہ گار بن رہے ہو۔ ثواب لینا تو
علیحدہ رہا، گناہ میں حصہ لے رہے ہو۔''

(خطبہ جمعہ ۸۔اکتوبر ۲۰۰۴ء الفضل ۲۱ دسمبر ۲۰۰۴ء)

''لیکن ساتھ یہ بات بھی ہر وقت ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ دعوت الی اللہ اور
(۔۔۔) بھی اس وقت ہی اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک نیکی شمار ہوگی۔ جب
تمہارے عمل بھی نیک ہوں گے۔ ورنہ تو گناہگار ہو گے۔ ایسی (دعوت الی اللہ) میں برکت ہی
نہیں ہوگی جب اپنے عمل اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق نہ ہوں۔ تمہاری باتیں
سن کر ہو سکتا ہے کہ وقتی طور پر کوئی متاثر ہو جائے لیکن جب تمہارے درمیان میں آ کر تمہارے
میں شامل ہو کر، تمہارے عمل دیکھے گا تو اگر اس شخص پر جو شامل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ
ہو، تو ہو سکتا ہے کہ جو بات کچھ کر رہے ہوں، عمل کچھ کر رہے ہوں ان کے عملوں کی وجہ سے
ان کو دھکا لگے اور وہ کہے کہ ٹھیک ہے تعلیم اچھی ہے اس پر مجھے عمل کرنے کی کوشش کرنی

چاہئیے ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ بہت خوبصورت تعلیم ہے۔لیکن جماعت میں مجھے شامل ہونے کی ضرورت نہیں ۔کیونکہ اس میں شامل بہت سوں کے اپنے عمل،اس تعلیم کے خلاف ہیں،اس تعلیم سے مختلف ہیں''

(خطبہ جمعہ ۳۰ستمبر ۲۰۰۵ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱ تا ۲۷۔اکتوبر ۲۰۰۵ء)

''(دین حق)اور احمدیت کا پیغام پہنچائیں ۔ایسا پیغام جو ثمر آور ہو جس میں پھل لگنے ہوں ۔وہ پیغام پہنچانے کے لئے مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ موقعے میسر آسکتے ہیں ۔عموماً ہم سمجھتے ہیں کہ صرف مہینے میں یا کبھی کبھار ایک آدھ سٹال لگا لیا یا نمائش وغیرہ ہوئی تو اس میں سٹال لگا لیا تو یہی (دعوت الی اللہ) کا ذریعہ ہے اور کافی ہے۔ٹھیک ہے یہ ایک ذریعہ ہے اور آنحضرت ﷺ بھی اس ذریعہ سے تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔حج کے موقعوں پر یا دوسرے میلوں کے موقعوں پر آپؐ جاتے تھے اور تبلیغ کرتے تھے،آپ کو بڑی سختیاں بھی جھیلنی پڑیں۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سے راستے ہیں۔آپؐ نے تبلیغ کا ہر راستہ اپنایا''

(خطبہ جمعہ ۳۰ستمبر ۲۰۰۵ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱ تا ۲۷۔اکتوبر ۲۰۰۵ء)

دعوت الی اللہ کے طریق اور ذرائع

''مریضوں کی عیادت کریں۔ساتھ پھل وغیرہ لے جایا کریں۔اس طرح آپ کے رابطے ہوں گے اور تعلقات بڑھیں گے۔''

''جو کام بھی آپ کے سپرد ہے،اہم کام ہے۔کسی چیز کو بھی چھوٹا نہ سمجھیں۔جو بھی ڈیوٹی ہو، جہاں بھی لگائی جائے پوری ذمہ داری سے ادا کریں ۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جنگ احد کا واقعہ محفوظ کردیا ہے۔ہر کام ذمہ داری سے کریں''

حضور انور نے مہتمم دعوت الی اللہ اور مہتمم امور طلباء کو ہدایت فرمائی کہ'' دونوں مل

کر یونیورسٹیوں میں سمپوزیم کے پروگرام بنائیں۔طلباء کے ذریعہ پروگرام بنائیں۔مختلف مذاہب کو بلائیں۔تبادلہ خیال ہو۔اس سے کافی باتیں کھل جاتی ہیں۔جماعت کا تعارف ہو جاتا ہےاور رابطے بڑھتے ہیں''

''دعوت الی اللہ کیلئے مختلف پاکٹس تلاش کریں۔عرب آبادیاں ہیں وہاں جائیں اور کام کریں۔دعوت الی اللہ کے لئے نئے راستے نکالیں اور چھوٹی جگہوں پر جاکر رابطے کریں''

(مجلس عاملہ ناروے کو ہدایات۔الفضل ۱۵۔اکتوبر ۲۰۰۵ء)

''اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی طرف بلانے کے لئے راستے بھی آسان کر دیئے ہیں۔آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بھی مہیا کر دیا ہے۔آج (۔) احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے 24 گھنٹے یہی کام ہو رہا ہے۔24 گھنٹے اس کام کے لئے وقف ہیں۔پس اگر اپنے علم میں کمی بھی ہو تو اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ضرورت توجہ کی ہے۔لوگوں کے دلوں میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔پس ہمیں بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئیے۔وسائل بھی میسر ہیں۔اس لئے درخواست ہے کہ توجہ کریں۔دنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کر لے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے۔یہ میں ایک یا دو دفعہ کم از کم اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب ایک رابطہ ہوتا ہے تو دوبارہ اس کا رابطہ ہونا چاہئیے اور پھر نئے میدان بھی مل جاتے ہیں۔اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہئیے۔چاہے وہ ہالینڈ کا احمدی ہو یا جرمنی کا۔یا بیلجئیم کا ہو یا فرانس کا ہو یا یورپ کے کسی بھی

ملک کا ہو یا دنیا کے کسی بھی ملک کا ہو چاہے گھانا کا ہوافریقہ میں یا بورکینا فاسو کا ہو، کینیڈا کا ہو یا امریکہ کا ہو یا ایشیائی کسی ملک کا ہو، ہر ایک کو اب اس بارے میں سنجیدہ ہو جانا چاہئے اگر دنیا کو تباہی سے بچانا ہے۔ ہر ایک کو ذوق اور شوق کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں اپنے ہم وطنوں کو اپنے اس پیغام کو پہنچائیں، اور جیسا کہ میں نے کہا دنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کے لئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے۔ یا اسی پر گزارا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان کرنا چاہئے، جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہر شخص ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔ اور آپ لوگ جہاں اس کام سے دنیا کو فائدہ پہنچا رہے ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کر رہے ہوں گے وہاں آپ کو بھی فائدہ ہوگا۔ اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہوں گے اور ثواب بھی حاصل کر رہے ہوں گے''   (خطبہ جمعہ ۴ جون ۲۰۰۴ء الفضل ۳۱۔ اگست ۲۰۰۴ء)

''بعض دفعہ لوگ بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ تو اس قول پر عمل کرنے کے لئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جس سے بھی آپ کا رابطہ ہو رہا ہے جس کو بھی آپ نے (۔) کرنی ہے اس سے ذاتی تعلق ہو اور پھر یہ ذاتی تعلق اور ذاتی رابطہ مستقل رابطے کی شکل میں قائم رہنا چاہئے۔ اور موقع کے لحاظ سے موقع پا کر کبھی کبھی بات چھیڑ دینی چاہئے جس سے اندازہ ہو کہ یہ لوگوں پر اثر کرے گی۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے یا تو بزدلی دکھا دی یا پھر جوش میں پیچھے ہی پڑ جاتے ہیں اور موقع اور محل کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ اس سے جو تھوڑا بہت تعلق پیدا ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اور جس کو آپ (۔)

کر رہے ہیں اس کو بالکل ہی پرے دھکیل دیتی ہیں‘‘

(خطبہ جمعہ ۴ جون ۲۰۰۴ء الفضل ۳۱۔ اگست ۲۰۰۴ء)

’’حضرت مسیح موعود نے اس میں یہی مسلسل فرمایا کہ تھکنا نہیں ۔ دعوت الی اللہ کا کام ایک مستقل کام ہے، مستقل مزاجی سے لگے رہنے والا کام ہے اور یہ نہیں ہے کہ ایک رابطہ کیا یا سال کے آخر میں دو مہینے اپنے ٹارگٹ پورے کرنے کے لئے وقف کر دیئے۔ بلکہ سارا سال اس کام پہ لگے رہنا چاہئیے اور اس طرف توجہ دیتے رہنا چاہئیے ۔ اور جس آدمی کو پکڑیں اس کا پتہ لگ جاتا ہے کس مزاج کا ہے۔ جو بھی آپ کے رابطے ہوتے ہیں پھر مسلسل اس سے رابطہ ہو‘‘ (خطبہ جمعہ ۴ جون ۲۰۰۴ء الفضل ۳۱۔ اگست ۲۰۰۴ء)

’’اس لئے قرآن کے حکم پر عمل کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کریں۔ حکمت سے کریں ، ایک تسلسل سے کریں ، مستقل مزاجی سے کریں، اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود کی کتابوں سے حوالے نکالیں۔ پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں‘‘

(خطبہ جمعہ ۸۔ اکتوبر ۲۰۰۴ء الفضل ۲۱ دسمبر ۲۰۰۴ء)

’’اگر تم انتہائی محنت، انتہائی ہمت اور تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے یہ کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو تمہارے ساتھ ملاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ کیونکہ اس کے علم میں ہے کہ کس نے ہدایت کا راستہ اختیار کرنا ہے اور کون ہے جو چکنا گھڑا ہے جو بھی پانی پھینکو گے وہ نیچے بہہ جائے گا۔۔۔۔لیکن تمہارا کام ہے کہ اتمام

حجت کروا اپنا پورا زور لگاؤ اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑ دو تمہارا کام یہ ہے کہ دعوت الی اللہ کرتے رہو‘‘ (خطبہ جمعہ ۸۔اکتوبر ۲۰۰۴ء الفضل ۲۱ دسمبر ۲۰۰۴ء)

’’ہماری عموماً عادت یہ ہے کہ ایک مہم کی صورت میں، مہینے میں ایک دفعہ یا دو مہینے میں ایک دفعہ ایک (۔) ڈے منا لیتے ہیں۔ یا سال میں ایک دو دفعہ ہفتہ منا کر اس میں کچھ حد تک لٹریچر تقسیم کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے حق ادا کر دیا۔ یہ طریق میرے نزدیک ایک حد تک تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ ان کو جب بھی کوئی معلومات یا تعارف آپ پمفلٹ کی صورت میں دیتے ہیں تو پھر اس کی مدد سے آگے رابطے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ تو پیسہ خرچ کرنے والی بات ہے۔ پھر ایک تسلسل سے یہ چھوٹے پمفلٹ، ان لوگوں تک جن کو دلچسپی ہے ان تک پہنچنے چاہئیں‘‘

(خطبہ جمعہ ۸۔اکتوبر ۲۰۰۴ء الفضل ۱۲ دسمبر ۲۰۰۴ء)

’’یہاں مختلف ممالک سے آ کر لوگ آباد ہیں۔ عرب ممالک سے، انڈونیشیا سے اور فار ایسٹ سے آئے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں میں نفوذ کریں، رابطے کریں۔ ان کے بعض اپنے علاقے ہوں گے۔ اپنی آبادیاں ہوں گی وہاں جائیں اور رابطے کریں اور پیغام پہنچائیں۔ چھوٹے علاقوں میں لوگ زیادہ سن لیتے ہیں۔

اپنا لٹریچر تقسیم کرنے کا اور شہروں میں بک سٹال لگانے کا روایتی طریقہ بیشک رکھیں لیکن آپ کی دعوت الی اللہ کی ٹیمیں بننی چاہئیں تو شہروں سے باہر مختلف آبادیوں اور چھوٹی جگہوں پر جائیں اور رابطے کریں اور پیغام پہنچائیں۔

ایک جگہ پر جانے کی بجائے دو جگہوں پر چلے جائیں تین تین خدام پر مشتمل ٹیم

چلی جائے ۔مختلف زبانوں میں اپنی ضرورت کے مطابق لٹریچر منگوایا جا سکتا ہے۔اگر آپ جماعت کی کتب لائبریریوں میں رکھوائیں تو اس سے تعارف تو ہو جائے گا لیکن بیعتیں نہیں ملیں گی ۔بیعتیں یا تو شادیوں کے ذریعہ ہوتی ہیں یا رابطوں کے ذریعہ لیکن شادیوں والی بیعتیں رہا نہیں کرتیں“

(نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کو ہدایات الفضل ۶مئی ۲۰۰۶ء)

آپ بھی، جو لوگ باہر نکل سکتے ہیں باہر نکلیں، دعائیں کرتے ہوئے یہاں کی جو چھوٹی جگہیں ہیں ان میں رابطے بڑھائیں ۔اوران لوگوں میں نسبت سادگی زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں بھی چھوٹے قصبوں میں سادگی زیادہ ہے ۔تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ایک موقع ایسا آئے گا کہ باہر سے ہمارا پیغام اندر بڑے شہروں میں آنا شروع ہوگا پہنچنا شروع ہوگا۔ کیونکہ مقامی لوگ ہی اس کو پھیلائیں گے اور یہ میں نے مختلف ملکوں میں بھی دیکھا ہے کہ جہاں بھی احمدی چھوٹی جگہوں پر ایکٹو(Active) ہیں ۔ان کے رابطے بڑی جگہوں کی نسبت زیادہ ہیں ۔اور وہاں مقامی لحاظ سے جو بڑے لوگ ہیں ،رابطوں میں ان کو بھی وہ لے آتے ہیں،عوام کو بھی وہ لے آتے ہیں،اوسط درجے کے لوگوں کو بھی لے آتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہماری کوشش اور رابطوں میں دعاؤں میں بہت کمی ہے۔ یہ بڑھانے کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی ہوگی“

(خطبہ جمعہ ۸۔اکتوبر ۲۰۰۴ءالفضل ۲۱۔دسمبر ۲۰۰۴ء)

”شہروں میں بھی دعوت الی اللہ جاری رکھیں لیکن شہروں کی بجائے دیہاتوں کا رخ کریں ۔دیہات کہیں کے بھی ہوں وہاں کا ماحول سادہ ہوتا ہے ۔جن سے ایک دفعہ

رابطہ ہوان رابطوں کو ہفتے دو ہفتے بعد دہرایا کریں۔مسلسل اور جاری رابطہ ہونا چاہئیے۔
دیہات کا ماحول چھوٹا ہوتا ہے۔آپ کسی کو ملنے جائیں تو اور لوگوں کو بھی Attraction
پیدا ہوگی۔اس سے مزید رابطے پیدا ہوں گے۔اس کے علاوہ یہاں مختلف قومیتیں ہیں
عربوں،ترکوں اور دیگر قوموں میں سے ان لوگوں کو تلاش کریں جن کو مذہب سے دلچسپی
ہے۔پہلے لوگوں کو خدا کا تصور دینا ہوگا۔پھر مزید دعوت الی اللہ ہو سکے گی''

(ہالینڈ کی مجلس عاملہ کو ہدایات ۱۴جون ۲۰۰۶ءالفضل ۳۰جون ۲۰۰۶ء)

''آپ نے دعوت الی اللہ کے لئے جو لٹریچر تیار کیا ہے وہ لوگوں تک پہنچنا
چاہئیے۔پھر اس کا تتبع (Follow Up) ہونا چاہئیے۔چھوڑنا نہیں چاہئیے۔اگر
(Follow Up) نہیں کریں گے،رابطہ(Contact) نہیں کریں گے تو آپ کو کیا پتہ
کس کے دل میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ایک ٹیم بنائیں جو کام کرنے والی ہو۔آپ نے
جو سکیم بنائی ہے وہ اچھی ہے۔اب مسلسل رابطہ اور تعلق قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔جس کام
کا(Follow Up) نہ ہو،فیڈ بیک نہ ہو اس کا نتیجہ نہیں نکلتا''

(مجلس عاملہ فجی کو ہدایات ۳۰۔اپریل ۲۰۰۶ءالفضل ۱۹مئی ۲۰۰۶ء)

''پمفلٹ تقسیم کرنا اور بک سٹال لگانا روایتی کام ہے۔دعوت الی اللہ کے لئے
مختلف قوموں کی پاکٹ میں وہاں جائیں۔ٹیمیں بنائیں اور مختلف جگہوں پر جائیں رابطے
کریں۔ان کو لٹریچر دیں اور پھر Follow Up کریں۔ریگولر جائیں اور مہینے میں دو تین
مرتبہ جائیں۔جب تک مسلسل رابطہ نہیں ہوگا۔اس وقت تک Contact نہیں ہوگا۔اس
طرح سکیم بنا کر کام کریں اور مختلف قوموں کو ان کی زبان میں لٹریچر دیں اور اپنے پروگرام کو

وسیع کریں۔

دعوت الی اللہ کے لئے مختلف مسائل پر مشتمل بروشر بنالیں۔ دہریوں کو پہلے خدا کے بارہ میں بتائیں۔ وہ خدا کو مانیں گے تو پھر مذہب کو مانیں گے۔ یہ ساری چیزیں آپ کو محنت سے کرنی پڑیں گی‘‘

(نیشنل مجلس عاملہ نیوزی لینڈ کو ہدایات الفضل یکم جون ۲۰۰۶ء)

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مربیان و معلمین کو ہدایات

’’دعوت الی اللہ کے پروگراموں میں مربیان کو جماعتوں کی راہنمائی اور مدد کرنی چاہئیے۔ آپ براہ راست Involve نہ ہوں۔ لیکن متعلقہ شعبوں اور داعیین الی اللہ کی رہنمائی کریں۔ حضور نے فرمایا کہ مربی انچارج کی طرف سے دعوت الی اللہ کا پروگرام مل جاتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔ مجلس شوریٰ میں Outline بن جاتی ہے۔ پھر تفصیلات طے کرنی ہوتی ہیں۔ یہ مربیان کا کام ہے۔ لوگوں کی ٹیمیں بنائیں جو غیروں سے ذاتی رابطے کریں اور تعلق بنائیں اور حکمت کے ساتھ پیغام پہنچاتے رہیں۔ مربیان ان کی رہنمائی کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک تھی کہ Active داعیان الی اللہ چنے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صرف تعداد نہ ہو بلکہ مستعد اور فعال ہونا ضروری ہے۔ جن داعیین الی اللہ نے رابطہ نہیں کیا اور کوئی کام نہیں کیا ان کا نام فہرست سے کاٹ دینا چاہئیے۔

مجھے یہ چاہئیے کہ کتنے ایسے ہیں جو Active ہیں اور کام کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگر پھل نہیں مل رہا، نتیجہ نہیں نکل رہا تو یہ پتہ ہونا چاہئیے کہ ان کے کتنے لوگوں سے

رابطے ہیں۔

تھکنے والی بات نہیں ہے۔ مسلسل کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ بعض زمینیں چٹیل ہوتی ہیں۔لوگ مادیت کی طرف جھکے ہوتے ہیں۔ان سے دس سال بھی رابطہ رکھیں گے تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔اسی طرح بعض صرف بحث برائے بحث کرتے ہیں۔ان سے سال بھر بھی بحث کرتے رہیں تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگوں سے ویسے تعلق بیشک رکھیں لیکن انہیں دعوت الی اللہ کا ٹارگٹ نہیں رکھنا چاہئیے ۔داعیین الی اللہ کو یہ علم ہونا چاہئیے کہ ان کا دوست جس سے ان کا رابطہ ہے۔اس کو مذہب سے دلچسپی بھی ہے یانہیں یا اس کا یہ رجحان ہے کہ جب بھی اسے سمجھ آئے گی وہ قبول کرلیں گے۔

زیادہ رابطہ ہوتو چھ ماہ میں پتہ لگ جاتا ہےاور اگر کم رابطہ ہوتو سال بھر میں پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ زیر دعوت دوست کیسا ہےاور اس کا رجحان کیا ہے۔حضور انور نے فرمایا دو چار باتوں سے پتہ لگ جاتا ہے کہ دین کا کس حد تک درد ہےاور اگر کوئی مخالفت کرر ہاہے تو کس وجہ سے کرر ہاہے۔کسی کے پیچھے لگ کر کرر ہاہے یا بذات خود کرر ہاہے۔

سارے حالات دیکھ کر آپ کو دعوت الی اللہ کے بارہ میں احباب کی رہنمائی کرنی چاہئیے ۔چھوٹی جگہوں کا جائزہ لے کر دعوت الی اللہ کرنی چاہئیے کہ کیا یہاں کوئی فائدہ ہوسکتا ہے۔۔۔۔۔ذاتی رابطے اور تعلقات بڑھیں گےاور غلط فہمیاں دور ہوں گی تو پھر گرم لوہے کو جس طرح چاہیں موڑ لیں گے۔

جس جس علاقہ میں احمدی ہیں وہاں یہ احمدی پتہ کریں کہ کون کون سے لوگ

لٹریچر سے متاثر ہوئے ہیں پھر ان سے رابطے کریں۔رابطے کرنے ضروری ہیں۔آپ نے ڈر کر بیٹھ نہیں جانا۔'' (الفضل ۲۲۔اپریل ۲۰۰۶ء)

دعوت الی اللہ اور دعا

''داعی الی اللہ کو ایک (دعوت الی اللہ) کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے آگے بہت جھکنے والا اور اس سے ہر وقت مدد مانگنے والا ہونا چاہئیے۔جب ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو بلا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے واسطے سے ہی سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔اس لئے دعوت الی اللہ کرنے سے پہلے بھی دعائیں کریں۔اس دوران میں بھی دعائیں کریں اور ہمیشہ بعد میں بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئیے۔اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہی جھکتے رہنا چاہئیے۔اور اس سے حکمت و دانائی اور اس کا فضل ہمیشہ طلب کرتے رہنا چاہئیے۔اور جب اس طرح کام شروع کریں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ بے انتہاء برکت پڑے گی''

(خطبہ جمعہ ۴ جون ۲۰۰۴ء الفضل ۳۰۔اگست ۲۰۰۴ء)

AIK AAHAM FARIZAH
DA'WAT ILALLAH
(Invitation towards Allah An Important Obligation)

Language:- Urdū

Discourses

by

Hazrat Khalifat-ul-Masih V